۱۵۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

از الفضل یحمد اللّٰہ لیؤتینّ تیشاءُ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الٰہامِ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام
اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر
غلام نبی

شرح چندہ
پیشگی

سالانہ للعہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۱۲ ؍

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ اکتوبر - خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سندھ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے چودھری بدرالدین صاحب کو علاقہ سانڈھن میں بسلسلۂ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی بعارضہ فالج تا حال بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت کریں۔

کل حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے چودھری عبدالحکیم صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کے مکان کی محلہ دارالبرکات میں۔ اور صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس نے شیخ اللہ صاحب متوطن جھیرانوالی۔ ضلع گجرات کے مکان کی محلہ دارالعلوم میں بنیاد رکھی۔ اور دعا فرمائی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسمِ اعظم

خدا تعالیٰ کا اسمِ اعظم اللہ۔ اور انسان کا اسمِ اعظم استقامت ہے

۱۔ ۶ دسمبر ۱۹۰۲ء کو فرمایا:۔ "رات کو میری ایسی حالت تھی۔ کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی۔ تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک جگہ پر میں ہوں۔ اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا۔ تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا۔ تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا۔ اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں نے خیال کیا۔ کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا۔ تو اس نے اپنا مونہہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا۔ کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا۔ اور بھاگتے ہوئے خیال آیا۔ کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ اِسْمِ اَعْظَم ہے۔ اور یہ وہ کلمات ہیں۔ کہ جو اسے پڑھے گا۔ ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۳۲)

۲۔ "نماز ایک دعا ہے جس میں اللہ کو جو خدا تعالیٰ کا اسمِ اعظم ہے۔ مقدم رکھا ہے۔ ایسا ہی انسان کا اسمِ اعظم استقامت ہے۔ اسمِ اعظم سے مراد یہ ہے۔ کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اھدنا الصراط المستقیم میں اسی طرف ہی اشارہ فرمایا ہے اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ اَلَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ یعنے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے نیچے آ گئے۔ اور ان کے اسمِ اعظم استقامت کے نیچے۔ بقیہ دیکھئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید — اور — جلسہ سالانہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قلم سے

(۱) دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس سال تحریک جدید کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اس ماہ میں اس کے اخراجات چلنے بھی مشکل نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ بہت سی رقوم قرض بھی لی گئی ہیں ؀

(۲) ابھی دوستوں کے ذمہ پچاس ہزار کے قریب رقم باقی ہے۔ حالانکہ اکتوبر آگیا ہے۔ اور وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے ؀

(۳) اگر دوست اپنے گزشتہ اور اس سال کے وعدوں کو پورا کر دیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے سب کام بلا روک ٹوک ہو سکتے ہیں ؀

(۴) یہ تحریک کی پہلی قسط کا آخری سال ہے۔ اور اس میں دوستوں کو خاص نمونہ دکھانا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ آئیندہ قربانیوں کی توفیق دے ؀

(۵) شائد دشمن ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر پھر حملہ آور ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسے بتا دیں کہ اسکی امید وہم سے زیادہ نہیں ؀

(۶) کئی بڑی جماعتیں جیسے قادیان اور لاہور بہت پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں۔ بلکہ قربانی سے ہوتی ہے پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھانی چاہئیں ؀

(۷) چونکہ بھولے ہوؤں کو یاد کرانا خاص ثواب کا موجب ہوتا ہے مخلص احباب کو چاہیئے کہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کریں۔ اور وعدے پورے کرائیں۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر جن احباب سے اعانت چاہے اس کی اعانت یقیناً ترقی درجات کا موجب ہوگی ؀

(۸) وقت کم ہے کام زیادہ ہے۔ پھر کیا معلوم دوسرا ثواب کا کام کرنے کی توفیق کسے ملے کسے نہ ملے۔ اس لئے آج ہی خدا کے دین کی حمایت کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ کہ جو کام میں پہل کرتا ہے۔ خدا اس کیلئے ثواب میں پہل کرتا ہے ؀

(۹) جلسہ سالانہ کی تحریک ہو چکی ہے کئی سالوں سے یہ فنڈ مقروض چلا آتا ہے۔ دوست اس کو کامیاب کرنے کی بھی کوشش کریں ؀

اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں ؀

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

اخبار احمدیہ

عطاء تمغہ:۔ شیخ غلام حسین صاحب ریڈر سشن کورٹ امرتسر کو کارونیشن میڈل عطا ہوا ہے۔ مبارک ہو

درخواست دعا:۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب مونٹ آبو کی لڑکی طیبہ سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں

دعائے مغفرت:۔ ۸ اکتوبر۔ ماسٹر رحیم بخش صاحب اوڑ جو مخلص احمدی تھے وفات پا گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار حکیم حشمت علی کریام

شکریہ احباب:۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے کاربنکل جیسے موذی مرض سے شفا عطا کی ہے۔ دعا کرنے والے احباب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں خاکسار حکیم محمد فیروز الدین قادیان

دعائے نعم البدل:۔ مستری محمد یعقوب صاحب قادیان کا بچہ چند روز بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ ان کا دوسرا بچہ بیمار ہے اس کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؀

شکریہ اور التماس

جناب ماسٹر خیر الدین صاحب بی۔اے امراؤتی کیمپ نے پندرہ (۱۵) روپے "الفضل" کی مد اعانت میں اس لئے ارسال فرمائے ہیں۔ کہ کسی مستحق کے نام اخبار جاری کر دیا جائے۔ اس کے لئے ہم جناب ماسٹر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دیگر صاحب توفیق اصحاب سے التماس کرتے ہیں کہ ان دنوں چونکہ احمدیت کی مخالفت بہت زوروں پر ہے۔ اس لئے کثرت سے ایسے اصحاب کی اخبار کے اجراء کے لئے درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ جو تحقیق حق کے بہت خواہشمند ہیں۔ لیکن "الفضل" کی مالی حالت اجازت نہیں دیتی۔ کہ مفت پرچہ جاری کیا جائے۔ اگر احباب اعانت کی مد کی طرف توجہ فرمائیں۔ تو بہت مفید تبلیغ ہو سکتی ہے ؀ (منیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کے سیاسی اتحاد میں احرار کی رخنہ اندازی

گزشتہ ماہ لاہور میں احرار نے کانگرس میں شامل ہونے کے لئے جو قرارداد پاس کی۔ اس کی تکمیل کے لئے ان کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ صاحب۔ اور ان کے صدر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب ہندوؤں کے آلۂ کار بن کر جا بجا پھر رہے اور مسلمانوں کو کانگرس میں غیر مشروط طور پر شامل ہونے کی تلقین کر رہے ہیں۔ اور طرہ یہ ہے کہ اب جبکہ مسلمانوں کی سیاسی زندگی کو برقرار اور ان کے حقوق کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ کوششیں کی جا رہی ہیں۔ کہ تمام مسلمان سیاسی طور پر متحد ہو جائیں۔ ہندوؤں کے احراری اجیر مسلمانوں کے اتحاد میں رخنہ ڈالنے اور مخالف طاقتوں کو مضبوط بنانے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ چنانچہ دہلی میں تقریر کرتے ہوئے صدر احرار نے کہا:۔

"کانگرس ہی صرف ایسی جماعت ہے جو ملک کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی اس میں شامل ہو کر دوسرے لوگوں کے دوش بدوش کام کریں۔ مذہب انہیں کانگرس میں شامل ہونے سے نہیں روک سکتا۔ کیونکہ اسلام آزادی کا علمبردار ہے۔ بعض خود غرض لوگ کہتے ہیں۔ کہ کانگرس ہندوؤں کی جماعت ہے۔ یہ سفید جھوٹ ہے پنجاب میں احرار پارٹی میں سب سے زیادہ مسلمان شامل ہیں۔ اور دوسرے نمبر پر کانگرس ہے۔ کانگرس میں بہت سے مسلمان شامل ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بڑھانی چاہیئے۔ مسلمانوں کو غیر مشروط طور پر ملک کی خدمت کرنے کے لئے کانگرس میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ میں کاغذی معاہدوں کا قائل نہیں۔ یہ معاہد کسی فائدہ کی بجائے ہمارے لئے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں"۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے مولوی صاحب نے کہا:۔

"میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو یہ کہتے ہیں۔ کہ سوراج ملنے کے بعد ہندو مسلمانوں پر حکومت کریں گے۔ اور اس وجہ سے مسلمانوں کو کانگرس میں شامل ہو کر آزادی کے لئے کام نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ ایک قطعی لغو نظریہ ہے اور تاریخ بھی اس نظریہ کی تغلیط کرتی ہے۔ کیونکہ جب مسلمان شروع میں ہندوستان میں آئے۔ تو ان کی تعداد بہت قلیل تھی لیکن انہوں نے ہندوستان میں حکومت کی۔ آج انگریزوں کی تعداد بھی بہت کم ہے۔ لیکن وہ لوگ ہم پر حکمران ہیں"۔
(الجمعیۃ ۱۶ اکتوبر)

قطع نظر اس سے کہ یہ وہی جو فروش گندم نما احراری قائد ہیں۔ جو کسی وقت فرما چکے تھے۔ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزرنا آسان ہے۔ لیکن مسلمان کا کانگرس میں شامل ہونا آسان نہیں۔ نہایت آسانی کے ساتھ کانگرس میں شامل ہو گئے۔ لیکن پھر پلٹا کھایا۔ اور یہ کہکر کانگرس سے الگ ہو گئے۔ کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کی محافظ نہیں۔ مگر اب پھر اس کے اجیر بن گئے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ جمہور مسلمانانِ ہند کے اس اتحاد میں جو خطرات سے پُر اور نہایت ہی نازک وقت میں کیا جا رہا ہے۔ رخنہ اندازی کرنے والوں کی یہ شرمناک حرکت کہاں تک قابلِ برداشت ہیں؟۔

کانگرس کے دعاوی خواہ کچھ ہوں۔ اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ اس کے بعض عاقبت نااندیش اور تنگ دل نام لیواؤں نے وزارتوں پر قبضہ کرتے ہی مسلمانوں کے خلاف نہایت رنج دِہ رویہ اختیار کیا ایسا رنجیدہ کہ جس کی وجہ سے ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کے مسلمانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ اور وہ مجبور ہو گئے ہیں کہ اپنی حفاظت کے لئے متحدہ محاذ قائم کریں۔ حیرت ہے کہ ان حالات کا احرار پر بالکل الٹا اثر ہوا اور وہ بہ گروہ پہلے سے بھی زیادہ کانگرس کے حامی اور مددگار بن گئے۔ اور مسلم لیگ سے اس لئے علیحدہ ہونے لگ گئے۔ کہ اس نے تمام مسلمانوں کو متحد کرنے کی کیوں کوشش کی ہے۔ اور وہ کیوں کانگرسی حملہ آوروں سے مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی حقوق محفوظ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ یو۔پی احرار پارٹی کے ایک جلسہ میں جو زیر صدارت مسٹر ایم اے کاظمی منعقد ہوا۔ طویل بحث مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ احرار پارٹی کا کوئی ممبر مسلم لیگ کا ممبر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے مسٹر عزیز احمد خان اور مسٹر کاظمی مسلم لیگ سے مستعفی ہو جائیں۔ اس پر یہ مسلم لیگ سے علیحدہ ہو کر کانگرس میں شریک ہو چکے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ احرار نے ذاتی اغراض و مقاصد کی خاطر ایک دفعہ پھر جمہور مسلمانانِ ہند کے خلاف قدم اٹھایا۔ اور قومی غداری اور ملت فروشی کا ثبوت پیش کیا ہے۔ مسجد شہید گنج کے انہدام کے موقعہ پر احرار نے نہ صرف مسلمانوں سے بلکہ اسلام سے جو غداری کی۔ اس سے اگرچہ مسلمانوں کو سخت نقصان پہونچا یعنی صرف ایک خانۂ خدا جو سکھ گردی کے زمانہ کی صعوبتیں جھیلنے کے باوجود قائم تھا۔ احرار کی غداری کا ماتم کرتا ہوا زمین بوس ہو گیا۔ اور اس کا نام و نشان مٹا دیا گیا بلکہ مسلمانوں کو جانی اور مالی لحاظ سے بھی سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ مگر وہ نقصان اس نقصان کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ جس کے پہونچانے کا تہیہ کر کے۔ اور مسلمانوں کی معاند طاقتوں کے آلۂ کار بن کر احرار اب کھڑے ہوئے ہیں۔ مسجد شہید گنج کے وقت تو احرار کو صرف سکھوں سے اتنی امید تھی۔ کہ آنے والے انتخاب میں ان کی امداد کریں گے۔ لیکن اب وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے سات صوبوں میں کانگرس کی حکومت ہے۔ پھر انہیں کون پوچھنے والا ہے۔ کہ تمہارے منہ میں کے دانت ہیں۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ بدترین غداری کے مرتکب ہونے کے باوجود سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی انہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچا سکتا۔ اور ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ پھر مسلمانوں کی انہیں کیا پروا ہو سکتی ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ ان سے مل سکتا تھا۔ وہ پچھلے چند سالوں میں طرح طرح کے مکروفریب سے حاصل کر چکے ہیں۔ اور اب کچھ ملنا محال ہے۔ لیکن اگر مسلمان تہیہ کر لیں۔ کہ احرار کو منہ نہیں لگائیں گے۔ اور ان کی باتوں کی طرف قطعاً توجہ نہیں کریں گے۔ تو نہ صرف احرار کی غداری کے نقصانات سے بچ سکتے ہیں۔ بلکہ احرار کا بھی خاتمہ کر دیں گے۔ اب اگر انہیں آلۂ کار بنایا گیا ہے۔ تو محض اس لئے کہ وہ کہتے ہیں مسلمان ان کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ دہلی کی تقریر میں صدر احرار نے علی الاعلان یہ غلط بیانی کی۔ کہ "پنجاب میں احرار پارٹی میں سب سے زیادہ مسلمان شامل ہیں"۔ لیکن جب یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ احرار کی مسلمانوں میں کوئی وقعت نہیں۔ وہ ان کو غدارانِ ملت و قوم کی ناکام و نامراد ٹولی سمجھتے ہیں۔ تو انہیں آلۂ کار بنانے کے لئے کوئی تیار نہ ہوگا۔ اور وہ "نہ بیا سود ماندہ واز آں سود ماندہ" کے مصداق بن کر رہ جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ معجزہ شفاء الامراض کا ظہور

احیاءِ موتیٰ کے نشان کے متعلق ایک چیلنج

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے معجزۂ شفاء الامراض کے سلسلہ میں جو عظیم الشان نشانات اہلِ عالم پر ظاہر فرمائے۔ ان میں سے سولہ نشان قبل ازیں بیان کئے جا چکے ہیں۔ آج اسی تسلسل میں بعض اور معجزات ہدیۂ احباب کئے جاتے ہیں:

(۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی نسبت مجھے خواب میں دکھلایا گیا۔ کہ ان کی زندگی کے تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ جو زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہیں۔ بعد میں وہ یک دفعہ سخت بیمار ہو گئے یہاں تک کہ صرف استخوان باقی رہ گئیں۔ اور اس قدر دبلے ہو گئے کہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے نہیں معلوم ہوتے تھے۔ کہ کوئی اس پر بیٹھا ہوا ہے یا خالی چارپائی ہے۔ پاخانہ اور پیشاب اوپر ہی نکل جاتا تھا۔ اور بے ہوشی کا عالم رہتا تھا۔ میرے والد صاحب میرزا غلام مرتضٰے مرحوم بڑے حاذق طبیب تھے۔ انہوں نے کہہ دیا کہ اب یہ حالت یاس اور نومیدی کی ہے۔ صرف چند روز کی بات ہے۔ مجھ میں اس وقت جوانی کی قوت موجود تھی۔ اور مجاہدات کی طاقت تھی اور میری فطرت ایسی واقع ہے۔ کہ میں ہر ایک بات پر خدا کو قادر جانتا ہوں۔ اور درحقیقت اس کی قدرتوں کا کون انتہا پا سکتا ہے۔ اور اسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بجز ان امور کے جو اس کے وعدہ کے برخلاف یا اس کی پاک شان کے منافی اور اس کی توحید کی ضد ہیں۔ اس لئے میں نے اس حالت میں بھی ان کے لئے دُعا کرنی شروع کی۔ اور میں نے دل میں یہ مقرر کر لیا۔ کہ اس دُعا میں مَیں تین باتوں میں اپنی معرفت زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔

اول یہ کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا میں حضرتِ عزت میں اس لائق ہوں۔ کہ میری دعا قبول ہو جائے۔ دوسری یہ کہ کیا خواب اور الہام جو وعید کے رنگ میں آتے ہیں ان کی تاخیر بھی ہو سکتی ہے۔ یا نہیں۔ تیسری یہ کہ کیا اس درجہ کا بیمار جس کے صرف استخوان باقی ہیں۔ دُعا کے ذریعہ سے اچھا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ غرض میں نے اس بنا پر دعا کرنی شروع کی۔ پس قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دُعا کے ساتھ ہی تغیر شروع ہو گیا اور اس اثنا میں ایک دوسرے خواب میں مَیں نے دیکھا۔ کہ وہ گویا اپنے دالان میں اپنے قدموں سے چل رہے ہیں۔ اور حالت یہ تھی۔ کہ دوسرا شخص کروٹ بدلتا تھا۔ جب دُعا کرتے کرتے پندرہ دن گزر گئے تو ان میں صحت کے ایک ظاہری آثار پیدا ہو گئے۔ اور انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ چند قدم چلوں۔ چنانچہ وہ کسی قدر سہارے سے اٹھے۔ اور سوٹے کے سہارے سے چلنا شروع کیا۔ اور پھر سوٹا بھی چھوڑ دیا۔ چند روز تک پورے تندرست ہو گئے۔ اور بعد اس کے پندرہ برس تک زندہ رہے۔ اور پھر فوت ہو گئے۔ جس سے معلوم ہوا کہ خدا نے ان کی زندگی کے پندرہ دن پندرہ سال سے بدل دیئے۔ یہ ہے ہمارا خدا جو اپنی پیشگوئیوں کے بدلانے پر بھی قادر ہے۔ مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ قادر نہیں":

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۴)

(۱۸)

ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو سخت بخار ہو گیا۔ اور ان کو ظنِ غالب ہو گیا۔ کہ یہ طاعون ہے۔ اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کر دی۔ اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا۔ اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے۔ جس گھر کی نسبت خدا تعالےٰ کا یہ الہام ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار۔ تب میں اُن کی عیادت کے لئے گیا۔ اور ان کو پریشان اور گھبراہٹ میں پا کر میں نے ان کو کہا۔ کہ اگر آپ کو طاعون ہو گئی تو پھر مَیں جھوٹا ہوں۔ اور میرا دعویٰ الہام غلط ہے۔ یہ کہہ کر میں نے ان کی نبض پر ہاتھ لگایا۔ یہ عجیب نمونۂ قدرتِ الٰہی ہے۔ کہ ہاتھ لگانے کے ساتھ ہی ایسا بدن سرد پایا۔ کہ تپ کا نام و نشان نہ تھا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۳)

(۱۹)

۵ اگست ۱۹۰۶ء کو یک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا میرا بے حس ہو گیا۔ اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی اور چونکہ میں نے یونانی طبابت کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھی تھیں۔ اس لئے مجھے خیال گزرا۔ کہ یہ فالج کی علامات ہیں۔ ساتھ ہی سخت درد تھی۔ دل میں گھبراہٹ تھی۔ کروٹ بدلنا مشکل تھا۔ رات کو جب میں بہت تکلیف میں تھا۔ تو مجھے شماتت اعداء کا خیال آیا۔ مگر محض دین کے لئے نہ کسی اور امر کے لئے تب میں نے جنابِ الٰہی میں دُعا کی۔ کہ موت تو ایک امر ضروری ہے۔ مگر تو جانتا ہے۔ کہ ایسی موت اور بے وقت موت میں شماتتِ اعدا ہے۔ تب مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا۔ ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ ان اللّٰہ لا یخزی المومنین۔ یعنے خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کیا کرتا۔ پس اسی خدائے کریم کی مجھے قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اور جو اس وقت بھی دیکھ رہا ہے۔ کہ میں اس پر افترا کرتا ہوں یا سچ بولتا ہوں۔ کہ اس الہام کے ساتھ ہی شائد آدھ گھنٹہ تک مجھے نیند آ گئی۔ اور پھر یک دفعہ جب آنکھ کھلی تو مَیں نے دیکھا۔ کہ مرض کا نام و نشان نہیں رہا۔ تمام لوگ سوئے ہوئے تھے۔ اور میں اٹھا اور امتحان کے لئے چلنا شروع کیا۔ تو ثابت ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں۔ تب مجھے اپنے قادر خدا کی قدرتِ عظیم کو دیکھ کر رونا آیا۔ کہ کیا قادر ہمارا خدا ہے اور ہم کیسے خوش نصیب ہیں۔ کہ اس کی کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی۔ اور کیا بدنصیب وہ لوگ ہیں جو اس ذوالعجائب خدا پر ایمان نہیں لائے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۴)

(۲۰)

ایک دفعہ ایک آریہ ملاوامل نام مرضِ دق میں مبتلا ہو گیا۔ اور آثار نومیدی ظاہر ہوتے جاتے تھے۔ اور اس نے خواب میں دیکھا۔

کہ ایک زہریلا سانپ اس کو کاٹ گیا۔ وُہ ایک دن اپنی زندگی سے نومید ہو کر میرے پاس آ کر رویا۔ تب میں نے اس کے حق میں دعا کی۔ تو جواب آیا:۔

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا

یعنی مَیں نے تپ کی آگ کو کہا۔ کہ سرد اور سلامتی ہو جا۔ چنانچہ بعد اس کے وُہ ایک ہفتہ میں اچھا ہو گیا"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۵)

(۲۱)

جب ہم بہار کے موسم میں ۱۹۰۷ء میں باغ میں تھے۔ تو مجھے اپنی جماعت کے لوگوں میں سے جو باغ میں تھے۔ کسی ایک کی نسبت یہ الہام ہوا تھا۔ کہ:۔

خدا کا ارادہ ہی نہ تھا۔ کہ اُس کو اچھا کرے۔ مگر فضل سے اپنے ارادہ کو بدل دیا۔

اس الہام کے بعد ایسا اتفاق ہوا۔ کہ سید مہدی حسین صاحب جو ہمارے باغ میں تھے۔ اور ہماری جماعت میں داخل ہیں۔ ان کی بیوی سخت بیمار ہو گئی۔ وُہ پہلے بھی تپ اور ورم سے جو مونہہ اور دونوں پیروں۔ اور تمام بدن پر تھی بیمار تھی۔ اور بہت کمزور تھی۔ اور حاملہ تھی۔ پھر بعد وضعِ حمل جو باغ میں ہوا۔ اس کی حالت بہت نازک ہو گئی۔ اور آثار نومیدی ظاہر ہو گئے۔ اور میں اس کے لئے دُعا کرتا رہا۔ آخر خدا تعالے کے فضل سے اس کو دوبارہ زندگی حاصل ہُوئی۔ اس امر کے گواہ اخویم حکیم مولوی نور الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ اور خود مہدی حسین صاحب اور تمام وُہ دوست ہیں۔ جو میرے ساتھ باغ میں تھے دُعا کے بعد دوسرے روز سید مہدی حسین کی اہلیہ کی زبان پر یہ الہام من جانب اللہ جاری ہوا۔ تُو اچھی تو نہ ہوتی۔ مگر حضرت صاحب کی دُعا کا سبب ہے۔ کہ اب تُو اچھی ہو جائے گی"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۴ و صفحہ ۳۶۵)

(۲۲)

ایک دفعہ میں خود سخت بیمار ہو گیا اور حالت ایسی بگڑی۔ کہ بیماری سے جان بر ہونا مشکل معلوم ہوتا تھا تب یہ الہام ہوا:۔

مَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ

چنانچہ اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کے موافق عین نا امیدی کی حالت میں شفا بخشی۔ اور یوں تو ہزارہا لوگ شفا پاتے ہیں۔ مگر ایسی نا امیدی کی حالت میں سینکڑوں انسانوں میں دعوے سے یہ پیش کرنا کہ شفا ضرور ہو جائیگی۔ یہ انسان کا کام نہیں"
(نزول المسیح صفحہ ۲۲۱)

مخالف عُلماء کو چیلنج

بالآخر اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معجزۂ شفاء الامراض کو اتمام تک پہنچانے کے لئے تمام مخالف علماء کو چیلنج دیا تھا۔ کہ اگر ان میں ہمت ہے۔ تو وُہ اس معجزہ میں میرا مقابلہ کریں۔ مگر جیسا کہ واقفیت سے آگاہ لوگ جانتے ہیں۔ کسی ایک پیر۔ یا صُوفی یا سجادہ نشین یا عالم یا مولوی کہلانے والے کو بھی یہ جرأت نہ ہُوئی۔ کہ وُہ آپ کا چیلنج قبول کرے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چیلنج دیا۔ وُہ درج ذیل کیا جاتا ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج ۱۵۔ مئی ۱۹۰۸ء کو میرے دل میں ایک خیال آیا ہے۔ کہ ایک اور طریق فیصلہ کا ہے۔ شائد کوئی خدا ترس اس سے فائدہ اٹھائے۔ اور انکار کے خطرناک گرداب سے نکل آئے۔ اور وُہ طریق یہ ہے۔ کہ میرے مخالف منکروں میں سے جو شخص اشد مخالف ہو۔ اور مجھ کو کافر اور کذاب سمجھتا ہو۔ وُہ کم سے کم دس نامی مولوی صاحبوں۔ یا دس نامی رئیسوں کی طرف سے منتخب ہو کر اس طور سے مجھ سے مقابلہ کرے۔ جو دو سخت بیماروں پر ہم دونوں اپنے صدق و کذب کی آزمائش کریں۔ یعنی اس طرح پر کہ دو خطرناک بیمار لے کر جو جدا جدا بیماری کی قسم میں مبتلا ہوں۔ قرعہ اندازی کے ذریعہ سے دونوں بیماروں کو اپنی اپنی دُعا کے لئے تقسیم کر لیں۔ پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جائے یا دُوسرے بیمار کے مقابل پر اس کی عمر زیادہ کی جائے وُہی فریق سچا سمجھا جائے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالے کے اختیار میں ہے۔ اور میں پہلے سے اللہ تعالے کے وعدہ پر بھروسہ کر کے یہ خبر دیتا ہوں۔ کہ جو بیمار میرے حصہ میں آئے گا۔ یا تو خدا اس کو بکلی صحت دے گا۔ اور یا بہ نسبت دوسرے بیمار کے اس کی عمر بڑھا دے گا۔ اور یہی امر میری سچائی کا گواہ ہوگا اور اگر ایسا نہ ہُوا۔ تو پھر یہ سمجھو۔ کہ مَیں خدا تعالے کی طرف سے نہیں لیکن یہ شرط ہوگی۔ کہ فریق مخالف جو میرے مقابل پر کھڑا ہوگا۔ وُہ خود۔ اور ایسا ہی دس اور مولوی یا دس رئیس جو اس کے ہم عقیدہ ہوں۔ یہ شائع کر دیں۔ کہ در حالت میرے غلبہ کے وہ میرے پر ایمان لائیں گے۔ اور میری جماعت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ اقرار تین نامی اخباروں میں شائع کرانا ہوگا۔ ایسا ہی میری طرف سے بھی یہی شرائط ہوں گی۔ اس قسم کے مقابلہ سے فائدہ یہ ہوگا۔ کہ کسی خطرناک بیمار کی جو اپنی زندگی سے نومید ہو چکا ہے۔ خدا تعالے جان بچائے گا۔ اور احیاءِ موتے کے رنگ میں ایک نشان ظاہر کرے گا۔ اور دوسرے یہ کہ اس طور سے یہ جھگڑا بڑے آرام۔ اور سہولت سے فیصلہ ہو جائے گا"
(اشتہار مشمولہ چشمۂ معرفت)

پھر "حقیقۃ الوحی" میں بیماروں کی تعداد میں اور زیادہ اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"میں یقیناً کہتا ہُوں۔ کہ اس معجزۂ شفاء الامراض کے بارے میں کوئی شخص رُوئے زمین پر میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر مقابلہ کا ارادہ کرے۔ تو خدا اُس کو شرمندہ کرے گا۔ کیونکہ یہ خاص طور پر مجھ کو موہبتِ الٰہی ہے۔ جو معجزانہ نشان دکھلانے کے لئے عطا کی گئی ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہر ایک بیمار اچھا ہو جائیگا بلکہ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اکثر بیماروں کو میرے ہاتھ پر شفا ہوگی۔ اور اگر کوئی چالاکی اور گستاخی سے اس معجزہ میں میرا مقابلہ کرے اور یہ مقابلہ ایسی صُورت سے کیا جائے۔ کہ مثلاً قرعہ اندازی سے بیس بیمار میرے حوالہ کئے جائیں۔ اور بیس اس کے حوالے کئے جائیں۔ تو خدا تعالے اُن بیماروں کو جو میرے حصہ میں آئیں۔ شفا پانے میں صریح طور پر فریق ثانی کے بیماروں سے زیادہ رکھے گا۔ اور یہ نمایاں معجزہ ہوگا" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۸۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مخالف علماء کو یہ کُھلا چیلنج رہتی دُنیا تک قائم رہے گا۔ اور اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی ہمیشہ قائم رہے گی۔ کہ باوجود یہ واضح طریق فیصلہ پیش کرنے کے دُنیا کا کوئی مخالف مردِ میدان بن کر نہ نکلا۔ اور کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس چیلنج کو قبول نہ کیا۔ اور اس طرح دُشمن نے اپنے عمل سے آپ کے اس قول کی صداقت واضح کر دی کہ آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے امتیازی عقائد

(۲)

خاتم النبیین اور اجرائے نبوت

دوسرا نہایت اہم اختلافی مسئلہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کا ہے بعض لوگوں کا اعتقاد ہے۔ کہ باب نبوت مسدود اور سلسلۂ انبیاء منقطع ہو گیا ہے۔ آئندہ کوئی شخص مرتبہ نبوت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور اتباع سے ہی اس نام کو پانے والا ہو۔ اسی لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرتے ہیں۔

موجودہ مسلمانوں کا یہ خیال لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔ لہذا ذیل میں خاتم النبیین کے متعلق لکھا جاتا ہے۔ یہ تو مسلمہ فریقین ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اختلاف صرف اس بات میں ہے۔ کہ خاتم النبیین کے کیا معنے ہیں۔ ہمارے دوست کہتے ہیں۔ کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں نبیوں کا ختم کرنے والا۔ بند کرنے والا لیکن ہمارے نزدیک یہ معنے غلط ہیں۔ جس کی پانچ وجوہ ہیں۔ اول۔ طرفین کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ لفظ خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مقام مدح میں آیا ہے یعنی اللہ تعالےٰ نے اس میں آپ کی تعریف فرمائی ہے۔ لیکن اگر اس کا مندرجہ بالا مفہوم لیا جائے۔ اور یہ مانا جائے کہ اللہ تعالےٰ نے نبوت جیسی نعمت کو جس سے وہ مختلف اوقات میں بنی نوع انسان کو مشرف کرتا آیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہی بند کر دیا ہے۔ اور آئندہ باوجود اشد ضرورت کے انسانوں کو ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا ہے۔ تو آپ کے وجود باجود کے رحمۃ للعالمین ہونے پر (نعوذ باللہ) زد پڑے گی۔ نیز ان معنوں سے یہ لفظ آپ کی کوئی تعریف بھی نہیں۔ کیونکہ آخری ہونا یا انعام کو بند کرنے والا ہونا کونسی قابل فخر بات ہے۔ کیا بہادر شاہ مسلمانوں کے نزدیک سب سے اعلےٰ بادشاہ ہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں ان کے بعد کوئی مسلمان بادشاہ نہیں ہؤا۔ دیکھئے حضرت عیسےٰؑ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے آخری نبی اور ان میں نبوت کو بند کرنے والے تھے۔ مگر کیا وہ حضرت موسےٰؑ سے افضل تھے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ خاتم النبیین کا یہ مفہوم جس طرح رحمۃ للعالمین کی شان کے خلاف ہے۔ اسی طرح یہ مقام مدح کے بھی منافی ہے۔

دوم۔ قرآن کریم کی حقیقت کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کون واقف ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو خود قرآن سکھایا۔ مگر آپ نے خاتم النبیین کے یہ معنے نہیں سمجھے۔ جو ہمارے بھائی بیان کرتے ہیں۔ دیکھئے جب آنحضرتؐ نے رسم تبنّی کو عملاً باطل کرنے کے لئے حضرت زینبؓ سے ۵ھ میں نکاح کیا۔ تب یہ آیات نازل ہوئیں (تاریخ الخمیس جلد ۱ صفحہ ۵۶۳) پھر اس کے تین سال بعد آپ کے ہاں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔ جو ۱۰ھ میں فوت ہوئے۔ (تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۶۲) ان کی وفات پر اور باتوں کے علاوہ آپ نے یہ بھی فرمایا لو عاش لکان صدیقاً نبیاً (ابن ماجہ کتاب الجنائز جلد ۱ صفحہ ۲۰۳) اگر یہ زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اس میں ایسی استعداد رکھی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صاف بتلا رہا ہے کہ آپ کے نزدیک لفظ خاتم النبیین مانع نبوت نہ تھا۔ ورنہ آپ یوں فرماتے۔ کہ اگر یہ زندہ بھی رہتا تب بھی نبی نہ بن سکتا۔ کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں لیکن آپ کا ایسا نہ فرمانا بلکہ ان کی موت کو ہی ان کی نبوت میں روک بتلانا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ خاتم النبیین کے یہ معنے نہ سمجھتے تھے۔

مذکورہ بالا دعوے کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من یأخذ بحلقۃ الجنۃ فیفتحھا ومعی فقراء المومنین وانا سید الاولین والآخرین من النبیین ولا فخر رواہ الدیلمی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں فقراء المومنین کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا۔ اور میں پہلے اور اپنے سے بعد سب نبیوں کا سردار ہوں۔ دیکھئے اس جگہ کس صفائی سے اپنے بعد میں آنے والے انبیاء کا اقرار اور ان پر سیادت کا اظہار فرمایا ہے۔ لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا یہ مفہوم نہ لیتے تھے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

سوم۔ قرآن مجید کی شان ہے یفسر بعضہ بعضاً۔ کہ اس کا بعض حصہ دوسرے حصوں کی شرح وتفسیر کر دیتا ہے۔ لیکن آپ خاتم النبیین کا مندرجہ بالا مفہوم لے کر الحمد سے والناس تک پڑھ جائیں۔ آپ کو کہیں بھی اس کی تائید نظر نہ آئے گی۔ اور یہ معلوم نہ ہوگا کہ آئندہ کے لئے ہر قسم کے انبیاء کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ بلکہ بہت سی آیات دلالۃ النص کے طور پر امکان نبوت کو ثابت کرنے والی پائیں گے۔ پس قرآن مجید کی دیگر آیات سے اس کی تصدیق نہ ہونا اس بات کی زبردست دلیل ہے۔ کہ یہ مفہوم خلاف منشاء خدا تعالےٰ ہے

ع کوئی وکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

چہارم۔ خاتم النبیین کا یہ مفہوم عربی زبان کے محاورے کے بالکل خلاف ہے۔ خاتم کا لفظ جس وقت کسی قوم کی طرف مضاف ہو جیسا کہ اس جگہ ہے تو ہرگز ہرگز اس کے معنے اس قوم کے بند کرنے والا نہیں ہوا کرتے۔ اگر کسی کو دعوے ہو تو وہ اس کے خلاف ایک نظیر ہی پیش کرے۔ بلکہ عربی زبان میں اس کے معنی اس قوم کا اعلےٰ فرد کے ہوتے ہیں۔ دیکھئے ابو تمام شاعر کے مرثیہ میں ایک شاعر کہتا ہے

فجع القریض بخاتم الشعراء
وغدیر روضتھا حبیب الطائی
ماتا معاً فتجاورا فی حفرۃ
کذالک کانا قبل فی الاحیاء

(وفیات الاعیان لابن خلکان ج ۱ صفحہ ۱۲۳۔ مطبوعہ مصر) اس میں ابو تمام کو خاتم الشعراء کہا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اب کوئی شاعر نہ ہوگا۔ کیونکہ کہنے والا بھی خود شاعر ہے۔ اسی طرح علامہ محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں۔ مولف تحفہ حجۃ اللہ فی العالمین خاتم المحدثین والمفسرین عمدۃ المتکلمین زبدۃ المناظرین مولانا شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ کے نام کے سُنّی تو دیوانے ہیں۔ پر علماء شیعہ بھی (ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۴ مطبوعہ مطبع ہاشمی) اس میں آپ نے مولانا عبد العزیز صاحب کو خاتم المحدثین والمفسرین تحریر فرمایا ہے کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اب کوئی نہ محدث ہوگا اور نہ مفسر؟ ہرگز نہیں کیا ہم امید رکھیں۔ کہ علماء دیوبند اپنے بزرگ کے محاورے کے مطابق اپنے غلط عقیدے سے رجوع کریں گے؟

پنجم۔ آنے والے مسیح موعود کو مسلم شریف کی حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار دفعہ نبی اللہ کہکر پکارا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۹) پس بہرصورت خاتم النبیین کا یہ مفہوم درست نہیں خاتم کے معنے عربی زبان میں مہر اور انگوٹھی کے ہوتے ہیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے تمام نبیوں کی مہر قرار دیا ہے۔ مہر کی دو غرضیں ہوا کرتی ہیں۔ اول تزئین یعنی زینت کے لئے جیسا کہ لغت کی کتاب میں خاتم النبیین کے متعلق لکھا ہے۔

154

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ومحمد خاتم النبیین یجوز فیہ فتح التاء وکسرھا فالفتح بمعنی الزینۃ ماخوذ من الخاتم الذی ھو زینۃ للابسہ (مجمع البحرین جلد ۱ صفحہ ۴۲) کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں نبیوں کی زینت اور رونق۔ گویا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی انبیاء کو سجایا اور ان کو مزین کیا۔ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قصر والی حدیث بھی حل ہو جاتی ہے

دوم۔ تصدیق جس طرح ٹکٹوں روپوں وغیرہ کی مہریں ہوتی ہیں جس کاغذ چاندی یا پیتل کے ٹکڑے پر وہ لگ جائے وہ ٹکٹ روپیہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں۔ جس پر آپ کی تصدیق ہو گی وہی سچا نبی ہو سکتا ہے۔

ان ہر دو غرضوں کے لحاظ سے آپ خاتم النبیین ہیں۔ لیکن اگر ختم کرنے والا ہی معنے کئے جائیں۔ تو اس کا یہ مفہوم ہو گا۔ جیسا انوری نے شاہ غیاث الدین کے متعلق کہا ہے ؎

ختم شد بر او سخاوت ہمچنیں مسکیں سخن
چوں شجاعت بر علیؓ بر مصطفےٰ پیغمبری

یعنی جو کمالات آدم نوح ابراہیم موسےٰ عیسیٰ وغیرہ علیہم السلام میں منفردانہ اور علیحدہ طور پر پائے جاتے تھے۔ ان تمام کو انتہائی ترقی کے ساتھ آپ نے اپنے اندر لے لیا۔ اور ان کو ختم کر دیا۔ ان معنوں میں ہم بھی مانتے ہیں کہ آپ نے تمام نبیوں کو ختم کر دیا اور اس مفہوم کے مطابق ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ؎

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

یعنی ان میں جو بھی خوبیاں اور اوصاف تھے وہ سب آپ نے لے لئے اور اس قدر ترقی کی کہ اس پر زیادتی بشر کا کام نہیں۔ ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پس لفظ خاتم النبیین ہرگز مانع نبوت نہیں

رسول کریمؐ کے بعد کونسی نبوت بند ہے

حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق آپ کے مخالف علماء نے بہت سی ایسی باتیں مشہور کر رکھی ہیں۔ جو ہرگز صحیح نہیں اور جن سے ان کا مقصود صرف یہ ہے کہ عوام کو غلط فہمی میں ڈال کر انہیں آپ سے متنفر کیا جائے۔ مثلاً یہ کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہیں کرتے۔ یا یہ کہ آپ قرآن مجید کو منسوخ مانتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس ضمن میں اصل حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مرزا صاحب کے دعوے پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ نے کس قسم کی نبوت کا دعوےٰ کیا۔ اور کہ آپ کے دعوے کرنے سے پیشتر اس نبوت کو جائز قرار دیا جاتا تھا۔ یا ناجائز؟

حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں

(۱) "ہمارا ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے۔ اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں جو صاحب شریعت ہو" (ریویو بر مباحثہ چکڑالوی صفحہ ۶)

(۲) "آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوت آپ پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ آپ کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو آپ کی امت سے باہر ہو" (ضمیمہ چشمۂ معرفت صفحہ ۹)

(۳) "میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں صرف میری مراد نبوت سے کثرتِ مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۴) "ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب کو منسوخ کرے۔ اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں"۔ (اخبار بدر ۱۹۰۸ء جلد نمبر ۹)

مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ

(۱) امت محمدیہ کو وعدہ دیا گیا تھا کہ صلیب کے غلبہ کے وقت اسلام کی شکستہ حالی کے زمانہ میں ایک مسیح اور مہدی بھیجا جائیگا۔ تاکہ وہ اعجاز مسیحائی سے مردہ دلوں کو زندہ کرے اور روحانی اندھوں کو آنکھیں بخشے اور اس نازک وقت میں باغ اسلام کے مرجھائے ہوئے پودوں کی آبیاری کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کی علت غائی کسر صلیب بتاکر اس حقیقت کو برہنہ کر دیا۔ کہ اس زمانے میں عیسائیت اپنے زوروں پر ہو گی۔ اور صلیبی رو دنیا پر چھا جائیگی اور خدا کے برگزیدہ کا کام یہ ہو گا کہ دلائل براہین نشانات اور معجزات سے نہ تیر و تفنگ سے اس صلیبی تعلیم کو پاش پاش کرے۔ وہ امن کا شاہزادہ ہو گا۔ اور اس کا کام یضع الحرب (بخاری) ہو گا۔ گویا اس میں مسیح موعود کا زمانہ بعثت وہ زمانہ بتلایا گیا ہے جب صلیب اپنے عروج پر اور عیسائیت اپنے شباب پر ہو گی۔ بھائیو! کیا وہ یہی زمانہ نہ تھا۔ کیا لاکھوں نفوس یکدم اسلام کو خیرباد کہہ کر عیسائیت کی گود میں نہ چلے گئے تھے؟ کیا عیسائی یہ ارادے ظاہر نہ کر چکے تھے۔ کہ چند سالوں میں اسلام کو کھا جائیں گے؟ کیا ایسے وقت میں خدا تعالےٰ کے زبردست ہاتھ کی ضرورت نہ تھی؟ اور کیا مسیحا کی آمد کا یہی وقت نہ تھا؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا (مسلم باب نزول عیسیٰ) کہ مسیح موعود کے زمانے میں ایک نئی قسم کی سواری نکل آئیگی۔ اور اونٹ چھوڑ دئے جائینگے ان سے وہ کام نہ لیا جائیگا جو پہلے لیا جاتا تھا۔ اب دیکھ لو ریل وغیرہ کی سواری کے ذریعہ سے اونٹوں کی کسقدر بیکاری ہو گئی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد جلد ۲ کتاب الفتن) کہ اللہ تعالےٰ ہر صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک مجدد مبعوث کیا کرے گا۔ جو اس کے دین کی تجدید کیا کرے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجدد کے لئے صدی کا سر مقرر فرمایا ہے۔ اور چونکہ مسیح موعود اپنے وقت کا مجدد اعظم بھی ہے۔ اس لئے اس کا بھی صدی کے سر پر مبعوث ہونا ضروری تھا۔ اس حدیث سے بھی اشارۃً موعود کی آمد کا وقت صدی کا سر متعین ہوا۔ اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے۔ کہ چودھویں صدی کے سر پر بحیثیت مجدد بھی اگر کوئی مدعی نظر آتا ہے۔ تو وہ صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی ہیں۔

پس بہر صورت موعود کے ظہور کا یہی زمانہ تھا جس میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا۔ اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ کہ کسی موعود کا بر وقت دعویٰ کرنا اس کے پرکھنے کیلئے بہترین کسوٹی ہے مسلمانوں کی اپنی پریشان حالی تفرقہ اندازی اور روزانہ تکفیر بازی اور پھر اغیار اسلام کے اعتراضات کی بوچھاڑ اور حصن دین کے مٹانے کے لئے جانفشانی یہ تمام حالات محافظ اسلام مسیح موعود کا تقاضا کر رہے تھے اور زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔ کہ آج مسیحائی نفس وجود کی ضرورت ہے۔ سو خدا کا پیارا اس کا برگزیدہ مسیح حفاظت اسلام کے لئے ٹھیک وقت پر آیا۔ اور اس نے فرمایا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ کیونکہ انجام کار انہی کی فتح ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں

جب زمانے کے تھپیڑے ہمارے خفتہ بھائیوں کو بیدار کریں گے۔ اور اس اولوالعزم رسول کی قربانی کو پہچانیں گے۔ جیسا کہ وہ فرما چکا ہے؎

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کنند وقت خوشترم

آخری گذارش

معزز بھائیو اب میں بالآخر آپ سے صرف اس قدر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اگرچہ ہر نبی پر اعتراض ہوئے۔ اور اہل ظلمت نے اس کے خلاف مقدور بھر کوششیں کیں وساوس و شبہات کے تاریک بادل آئے۔ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑے لیکن جہاں اللہ تعالےٰ نے "عتیق نگاہ" رکھنے والے کے لئے مخالفین کے ہر اعتراض کا تسلی بخش جواب ذکر فرمایا ہے۔ اور ان وساوس کے ازالہ کے لئے انسانی عقل کے سامنے دلائل دئے ہیں وہاں یہ اس نے ان تمام اعتراضات کے بالمقابل اپنی عملی نصرت کو بھی ایک باطل کش حربہ قرار دیا ہے صاف ظاہر ہے کہ اگر معاندین کے اعتراضات درست ہیں اور وہ مدعی عند اللہ کاذب ہے تو اللہ تعالےٰ کا سلوک اس سے صادقوں والا نہیں ہو سکتا۔ انسان کی نظر غلطی کر سکتی ہے۔ اس کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ مگر خدا جس کی انسان کے پاتال تک نگاہ ہے۔ اور ذرہ ذرہ کا اسے علم ہے وہ کیونکر ایک کاذب کی نصرت کر سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولقد كذبت رسل من قبلك فصبروا على ما كذبوا واوذوا حتى اتاهم نصرنا ولا مبدل لكلمات الله ولقد جاءك من نباء المرسلين (الانعام ع۴) اے نبی! تجھ سے پہلے رسولوں کی بھی تکذیب ہوئی مگر وہ صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری نصرت آگئی۔ اللہ تعالےٰ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور سب رسولوں کی خبر تجھے مل چکی ہے گویا بتلا دیا۔ کہ اعتراضات کرنے والے خواہ کتنے ہی ہوں اور کیسی ہی بے ایمانی اور شرارت کے رنگ میں اعتراضات پیش کریں۔ جیسا کہ ہمارے بعض اشد ترین مخالف بجائے اصولی رنگ میں متنازعہ فیہ مسائل پر شرافت کے ساتھ بحث کرنے کے صرف جھوٹے اور ناپاک اعتراضات شائع کر کے اپنے اندرونہ گند کو ظاہر کرتے رہتے ہیں لیکن نصرت الٰہی ان سب کا ایک جواب ہے اور وہ ان تمام اعتراضات کو دھو ڈالتی ہے میرے دوستو! اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے آمین

مرادِ ما نصیحت بود و گفتیم
حوالت باخدا کردیم و رفتیم

یوم التبلیغ کے متعلق رپورٹیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گجرانوالہ احباب جماعت احمدیہ نے بذریعہ وفود یوم التبلیغ منایا شہر کے مختلف اطراف میں دوست پھیل گئے۔ ایک وفد دیہات میں گیا اور سارا دن تبلیغ ہوئی۔ سکرٹری تبلیغ

بھدرک۔ جماعت احمدیہ بھدرک احمدی افراد نے مختلف محلوں میں اور ریلوے سٹیشن پر جاکر تبلیغ کی۔
خاکسار:۔ ہارون رشید

فیروزپور چھاؤنی ۱۰ اکتوبر۔ احباب جماعت نے مختلف جہات میں تبلیغ کی بعض نے وفود کی صورت میں اور بعض نے انفرادی طور پر تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے خاکسار اور دیگر اور دو دوست بذریعہ ریل گاڑی فریدکوٹ گئے۔ راستے میں تبلیغ کرتے رہے اور ٹریکٹ چیدہ چیدہ اشخاص کو پڑھنے کے لئے دئیے۔
خاکسار:۔ مسعود احمد بی اے

اورحمہ۔ تمام افراد جماعت نے بذریعہ وفود گیارہ دیہات میں تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے مستورات نے جلسہ کا انعقاد کیا۔ اور غیر احمدی مستورات کو مدعو کیا اور تبلیغ کی۔ بعض افراد نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان جانے اور بعض نے بہت جلد بیعت کرنے کا وعدہ کیا۔ خاکسار:۔ محمد الدین

کمال ڈیرہ (سندھ) کی جماعت احمدیہ نے سات دیہات میں ۱۵۳ آدمیوں کو تبلیغ کی اور ۱۷ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ تبلیغ کا اچھا اثر ہوا۔ خاکسار:۔ محمد سہیل

چانگریاں انجمن احمدیہ چانگریاں ضلع سیالکوٹ کے چند معذور دوستوں کے علاوہ سب نے اردگرد کے دیہات میں جاکر تبلیغ کی۔ مضافات چانگریاں کے احمدی دوستوں نے اپنے اپنے گاؤں میں تبلیغ کی۔ خاکسار:۔ غلام رسول

شاہجہانپور شاہجہانپور اور قصبہ اودھے پور کٹیا کے احمدیوں نے بذریعہ وفود مختلف حلقوں میں تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔
خاکسار:۔ مرزا محمد حسین سکرٹری تبلیغ

جموں ۱۰ اکتوبر۔ احباب جماعت احمدیہ جموں نے بذریعہ گروپس تبلیغ کی اور ۲۰۴ ٹریکٹ تقسیم کئے۔
خاکسار:۔ محمد یوسف

گاؤں اسلامی ۱۰ اکتوبر۔ یوم التبلیغ منایا گیا۔ رات کو خاکسار نے ایک مجمع میں تقریر کی۔ خاکسار:۔ محمد مبارک

بیگو سرائے خاکسار اور مولوی عبدالہادی صاحب نے شہر کے تقریباً تمام سربرآوردہ تعلیم یافتہ مسلمانوں سے مل کر ان کو تبلیغ کی۔ اور ۵۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ بعض نے اعتراضات بھی کئے۔ جن کے جواب تسلی بخش دئے گئے۔ اس کے بعد بعض دیہات کا بھی دورہ کیا اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔
خاکسار:۔ نصیر الدین احمد وکیل

مردان احباب جماعت نے فرداً اور بذریعہ وفود شہر میں تبلیغ کی۔ بابو محمد الطاف صاحب و میاں محمد حسین صاحب نے دیہات میں جاکر تبلیغ کی۔ ڈاکٹر نواب علی صاحب نے بکٹ گنج۔ طور دا در معیار میں تبلیغ کی۔
خاکسار:۔ معین الدین

کھیوہ کلاسوالہ جملہ احمدی افراد نے بذریعہ وفود اردگرد کے ۸ دیہات میں تبلیغ کی۔ رات کو جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں بعض تقریریں ہوئیں مستورات نے بھی جلسہ کے ذریعہ غیر احمدی مستورات میں تبلیغ کی جس کا بہت اچھا اثر ہے۔
خاکسار:۔ عبد الغنی سکرٹری تبلیغ

کالا گوجراں (ضلع جہلم) جماعت احمدیہ کالا گوجراں نے چار دیہات میں تبلیغ کی۔ اور ۲۵ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ کل ۱۳۲ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ گفتگو وفات مسیح اجرائے نبوت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوتی رہی۔
خاکسار:۔ عبد القیوم سکرٹری تبلیغ

دہلی۔ احباب جماعت کے ۷ وفود بنائے گئے۔ جنہوں نے مختلف حلقوں میں اپنے اپنے امیر کی سرکردگی میں تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے ایک ٹریکٹ ۱۶ صفحہ کا جس میں بعض ضروری اختلافی مسائل پر بحث کی گئی تھی ایک ہزار کی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔ خاکسار:۔ عبد الحمید سکرٹری تبلیغ

کراچی جماعت احمدیہ کراچی کے آٹھ گروپ بنائے گئے۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نے اس موقعہ پر تقریر کی اور ضروری نصائح کیں۔ اس کے بعد سب وفود نے اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کی۔ خاکسار نے ایک جگہ چند مولویوں کے ساتھ تقریباً تین گھنٹہ مختلف مسائل پر بحث کی۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نے اپنے محلہ کے چند معززین کو مدعو کر کے تبلیغ کی۔ تقریباً دو ہزار سے زائد اردو انگریزی پمفلٹ تقسیم کیا گیا۔ شہر کے علاوہ مضافات میں بھی تبلیغ کی گئی۔
خاکسار:۔ محمد نواز سکرٹری تبلیغ

نابھہ سٹیٹ تعلیم یافتہ اور ریاست کے ملازمین میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ بعضوں نے ٹریکٹ پڑھ کر اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ جماعت

احمدیہ تبلیغ اسلام کا فرض ادا کر رہی ہے۔ اور مخالفین اسلام کے سامنے سینہ سپر ہے ریلوے سٹیشن پر بہت سے مسافروں میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ سیکرٹری تبلیغ

ڈیرہ بابا نانک:۔ ڈیرہ بابا نانک کے احمدیوں نے سٹیشن پر اور لاریوں کے اڈہ پر مسافروں میں ٹریکٹ تقسیم کئے بعض مقامات پر زبانی گفتگو بھی ہوئی

خاکسار شیر محمد سکرٹری تبلیغ

اٹھوال:۔ جماعت احمدیہ اٹھوال کے احمدیوں نے بذریعہ وفود آٹھ دیہات میں تبلیغ کی۔ موضع دوک میں میری اہلیہ نے معہ چند طالبات کے جاکر جلسہ کیا اور تین گھنٹے تقریر کرنے کے بعد سوال وجواب ہوئے خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ بہت مؤثر ثابت ہوئی ہے۔

خاکسار محمد رمضان انور سکرٹری تبلیغ

جہلم:۔ احباب جماعت نے بذریعہ وفود مختلف اطراف شہر میں تبلیغ کی اور قریبًا ہر فرقہ کے لوگوں تک تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

خاکسار زمان شاہ سکرٹری تبلیغ

لنڈی کوتل:۔ لنڈی کوتل ملٹری کیمپ و قافلہ سرائے اور ریلوے سٹیشن پر تبلیغ کی گئی مختلف ۱۸۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

خاکسار شمس الدین سیکرٹری

ہنگول:۔ ۱۰ر اکتوبر غیر احمدیوں میں تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

خاکسار میر ظہور الحسن سیکرٹری تبلیغ

سرائے عالمگیر:۔ جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر نے ۱۰ر اکتوبر غیر احمدیوں میں تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔

خاکسار کرامت الدین ڈار سکرٹری تبلیغ

کاٹھ گڑھ:۔ احباب جماعت کے تین گروپ بنائے گئے جنہوں نے نو دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے

خاکسار عطاء اللہ خاں سیکرٹری تبلیغ

پونچھ:۔ پونچھ کی جماعت نے فردًا فردًا مختلف محلوں میں تبلیغ کی۔ منشی دانشمند خاں صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے پونچھ کے چیف جج صاحب اور تین اور ججوں کو تبلیغ کی۔ ڈاکٹر

اخبار "زمیندار" اور احمدیہ سپورٹس کلب کی کامیابی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کی ہاکی میں نمایاں امتیاز رکھنے والی احمدیہ سپورٹس کلب نے جونیئر ہاکی ٹورنمنٹ میں شاندار فتح حاصل کی ہے۔ اس کو اخباروں میں لانا اور اسپر ناز کرنا ضروری نہ تھا۔ کیونکہ احمدی نوجوانوں نے اپنی ہمت سے ایک ٹورنمنٹ جاری کیا۔ اور اس کو عام کھیلوں کے اصول پر کامیابی سے چلایا۔ بیرونجات سے بھی بعض ٹیمیں شامل ہوئیں۔ اور مقررہ اوقات میں کھیل کر واپس جاتی رہیں۔ کھیلوں میں ہار جیت ایک معمولی معاملہ ہے اور ہر ایک کھلاڑی جس کو کھیل کی روح سے ذرا بھی حصہ ملا ہے۔ ہار جیت کو کھیل کی حدود کے اندر محدود رکھتا ہے۔ مگر "زمیندار" جس کی سرشت میں نیش زنی خمیر کی گئی ہے۔ وہ اس موقعہ پر بھی باز نہیں رہ سکا۔ وہ کھیلوں کی ہار جیت کو بھی انبیاء و مرسلین کی صداقت کا اصول بنا بیٹھا۔ اور اس طرح اس نے اپنی کور باطنی کا اظہار کیا ہے۔ وہ اس امر سے بے خبر نہیں۔ کہ ٹورنمنٹ میں قادیان کی پانچ مختلف ٹیمیں شامل ہوئیں اور ان میں سے ایک ٹیم یعنی احمدیہ سپورٹس کلب بی ٹیم نے چیلنج کپ ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کی ٹیم سے نہائت عمدہ اور اعلےٰ کھیل کھیلکر جیت لیا۔ اور اس طرح میدان آخر قادیان ہی کے ہاتھ میں رہا۔ مگر "زمیندار" کو یہ کامیابی تو نظر نہیں آئی۔ اور باقی ٹیمیں جو درمیانی میچوں میں ہاری ہیں۔ ان تک ہی اس کی نظر محدود رہی ہے ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نمائد ہنرش در نظر

ہم نے احمدیہ ٹورنمنٹ کی کامیابی پر بے شک خوشی کا اظہار کیا۔ اور طبعًا انسان کو اپنی کامیابی پر خوشی ہوتی ہے۔ مگر ہم نے کبھی اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان قرار نہیں دیا۔ کیونکہ کھیل آخر کھیل ہی ہے۔ لیکن اگر ٹورنمنٹ میں کامیاب ہو جانا صداقت کا معیار قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو "زمیندار" کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آخر ٹورنمنٹ میں قادیان ہی کی ٹیم جیتی۔ اور اگر خدانخواستہ قادیان کی ساری ٹیمیں بھی ہار جاتیں۔ تو بھی اعتراض کی جگہ نہ تھی کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں مسلمانوں کو فرماتا ہے۔ تلک الایام نداولہا بین الناس کیا مسلمانوں کو کبھی شکست نہیں ہوئی۔ اور اس شکست کو اسلام کی صداقت کے خلاف پیش کیا جا سکتا ہے۔ قطعًا نہیں۔

خاکسار
علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

ضرورت

دفتر ہذا کو اپنی موٹر کے لئے ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ ضرورتمند احباب جلد از جلد اپنی درخواستیں دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ اور درخواست میں اپنی قابلیت تجربہ اور تاریخ بیعت کا ذکر کریں۔ مقامی عہدیداران کی تصدیق ساتھ آنی چاہیئے ؛ پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اعـــلان

دفتر ہذا میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بعض احباب جماعت جب ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہو کر جاتے ہیں تو وہاں کی جماعت میں جاملے اور احباب جماعت سے ملنے کی کوشش نہیں

امرت بوٹی رجسٹرڈ

کمزور مردوں۔ ناقابل مردوں بوڑھوں جریان کثرت احتلام کے مریضوں سرعت کے بیماروں کی پوری ہمدرد ہے ۱۰۰ گولی ۱۲ معہ امرت طلاء ۵۰ گولی ۸

مینجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ

سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کیلئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایسا کام ہے جس میں نفع قریبًا یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ فورًا مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کیلئے روپیہ دیا تھا۔ ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۱۹۳۸ء میں تقسیم کیا جائیگا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہوگی۔ وہ بھی اس وقت واپس کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

اس ضمن میں ۲۵ر اکتوبر سے پیشتر روپیہ بھیجنے والے احباب کو ترجیح دی جائیگی۔ احباب اپنا روپیہ ایجنٹ امپیریل بینک میرپور خاص سندھ کے نام بھیجکر اس کے ہمراہ بینک کو ہدایت کریں۔ کہ آپ کا روپیہ سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے حساب میں جمع ہو۔ نیز اس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہلم میں احرار کے اثر و رسوخ کا جنازہ

اپنی عقل و سمجھ نہ رکھنے والے مسلمان احرار لیڈروں کی غلط بیانیوں اور فریب کاریوں کے جال میں پھنس کر اگرچہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہر جگہ شور و شرارت برپا کرتے اور نہایت ہی دل آزار حرکات کرتے رہتے ہیں لیکن کچھ عرصہ سے احرار کی اسلام سے غداری سنجیدہ مسلمانوں پر ظاہر ہو گئی ہے۔ اور ان کے دلوں میں احرار لیڈروں کی کچھ قدر و منزلت نہیں رہی۔ اس کا تازہ ثبوت جہلم کا میونسپل الیکشن ہے۔ جہاں ایک وارڈ میں بابو امام الدین صاحب غیر مبایع اور ایک احراری نمائندہ محمد شریف کا مقابلہ تھا۔ احراری نمائندہ کی حمایت اور پروپیگنڈا کے لئے سائیں لال حسین اختر۔ مولوی مظہر علی اظہر مولوی حبیب الرحمن صدر مجلس احرار اور فیض الحسن آلو مہاری یکے بعد دیگرے جہلم میں آ گئے اور گلے پھاڑ پھاڑ کر احراری نمائندہ کی حمایت کرتے رہے۔ گو مسلمانان جہلم پر جن کے دلوں میں احرار کی اسلام دشمنی اور غداری واضح ہو چکی ہے۔ ان کا کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ الٹا مسلمانوں کے ہاتھوں ہر ایک احراری لیڈر کی ذلت و رسوائی ہوئی سب سے بڑھ کر فیض الحسن آلو مہاری کی جہلم میں جو ذلت و رسوائی ہوئی اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر اس میں کچھ بھی غیرت کا مادہ موجود ہے۔ تو وہ جہلم کی طرف کبھی رخ نہیں کرے گا۔ گویا احرار نے اپنے نمائندہ کو کامیاب بنانے اور بابو امام الدین صاحب کو شکست دینے کے لئے سر سے پاؤں تک کا زور لگایا اور مسلمان ووٹروں سے مطالبہ کیا۔ کہ احراری نمائندہ کو کامیاب بنائیں لیکن اس وارڈ کے مسلمان ووٹروں نے بابو امام الدین صاحب کو کامیاب کر کے احراری نمائندہ کو شکست فاش دے کر سات کروڑ مسلمانوں کی دینی اور دنیوی راہنمائی کا جھوٹا دعوٰی کرنے والے احرار لیڈروں کے اثر و رسوخ کا جنازہ نکال دیا۔ اور احرار کے لئے ذلت اور رسوائی کا سامان مہیا کر کے ثابت کر دیا۔ کہ مسلمانوں کے دلوں میں اب احرار کی کچھ بھی وقعت باقی نہیں۔

(نامہ نگار از جہلم)

درس قرآن کریم و صرف نحو کے متعلق ضروری اعلان

گذشتہ دنوں نظارت ہذا کی تحریک پر قرآن کریم اور صرف نحو کا درس مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری مبلغ نے دیا تھا۔ نظارت ہذا اس کے لئے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور تحریک کے خیال سے ذیل میں اس امتحان کا نتیجہ درج کیا جاتا ہے۔ امتحان قرآن کریم میں حسب ذیل احباب کامیاب ہوئے ہیں۔

نام	حاصل کردہ نمبر
(۱) مولوی محمد احسان الحق صاحب گوجرانوالہ	۹۶/۱۰۰
(۲) خواجہ عبد الحمید صاحب ضیاء	۷۶/۱۰۰
(۳) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی تحریک جدید	۵۶/۱۰۰
(۴) مسٹر بشارت احمد صاحب چوہان سیالکوٹ	۴۶/۱۰۰
(۵) میاں رحمت اللہ صاحب سنگرور	۴۴/۱۰۰
(۶) مولوی صدر الدین صاحب قادیان	۷۲/۱۰۰
(۷) مولوی کلیم اللہ صاحب	۵۶/۱۰۰
(۸) سید مبارک احمد صاحب گجراتی	۵۴/۱۰۰
(۹) سید ظہور احمد صاحب	۴۸/۱۰۰
(۱۰) ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب پنشنر قادیان	۵۲/۱۰۰
(۱۱) میاں کمال الدین صاحب مالاباری	۵۸/۱۰۰
(۱۲) مسٹر عبد الحی صاحب دارالرحمت	۴۷/۱۰۰
(۱۳) مولوی محمد عثمان صاحب احمد	۵۴/۱۰۰
(۱۴) مولوی جلیل الدین احمد صاحب بنگالی	۵۶/۱۰۰
(۱۵) مولوی خلیل احمد صاحب ناصر سیالکوٹی	۸۵/۱۰۰
(۱۶) میاں بشیر الدین صاحب مالاباری	۴۶/۱۰۰
(۱۷) حافظ بشیر احمد صاحب دارالانوار	۴۴/۱۰۰
(۱۸) بابو محمد اسمٰعیل صاحب صوفی	۵۹/۱۰۰

صرف و نحو کے امتحان میں حسب ذیل اصحاب کامیاب ہوئے:

(۱) عبد الرحیم صاحب راٹھور ۸۲/۱۲۰ (۲) حافظ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی ۸۱/۱۲۰ (۳)

× فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بچو نہ ولد اللہ دتہ ذات حشمانہ سکنہ پیرکوٹ لدھانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱/۳۸ ۱۳ مقرر کیا ہے لہذا جاتے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۳۷ء

دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

× فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ کرم ولد احموں ذات لالی سکنہ احمد آباد تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲/۳۸ ۲۲ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲ ۹/۳۷

دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

× فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ نوتریح ولد شہابل ذات نڈل سکنہ کھرکن تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲/۳۸ ۲۱ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۶ ۹/۳۷

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

× فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ نور محمد ولد غلام محمد ذات کھار سکنہ علی تدنہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲/۳۸ ۴ مقرر کیا ہے لہذا جاتے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۲ ۹/۳۷

دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

× فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ غلام محمد ولد ہستہ متعلی ولد مسوذات رسیحاں یا ڈلی سکنہ چک نمبر ۱۱۷ تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱/۳۸ ۱۳ مقرر کیا ہے لہذا جاتے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۳ ۸/۳۷

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

106

جنرل سروس کمپنی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ سامان الیکٹرک خریدیں: نلکہ موٹر پمپ الیکٹرک لگوائیں۔ کرایہ پر مکان لینا یا دینا ہو۔ زمین یا مکان خریدنا۔ فروخت کرنا در ہن رکھنا۔ یا رہن لینا چاہتے ہوں۔ تو کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ آپ کو اگر اپنی قادیان کی جائداد کے لئے انتظام کی ضرورت ہو۔ تو کمپنی کے سپرد کر دیں۔ انشاء اللہ تعالٰے ہر طرح سے کام تسلی بخش ہوگا۔

منیجر

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سیکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ع ۵ لکھنؤ

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب ایڈیشنل سب جج صاحب تلہ گنگ بمقام چکوال

دعویٰ دیوانی ع ۸۵ سال ۱۹۳۷ء

ہر جس رائے ولد شنکر داس ذات کھتری ساکن تلہ گنگ حال دوکاندار راولپنڈی

بنام

مستقیم ولد فتح قوم حجام ساکن چکوالیاں تحصیل تلہ گنگ

دعوےٰ ۷۷/۹/۶ روپے بروئے پرونوٹ

بنام مستقیم ولد فتح قوم حجام ساکن چکوالیاں تحصیل تلہ گنگ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمّی مستقیم مدعا علیہ مذکور پر تعمیل سمن بطریق معمولی نہیں ہو سکتی ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مستقیم مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مستقیم مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

متعدد تکلیف دہ امراض کے لئے

عرق نور (رجسٹرڈ)

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر یا معدہ۔ کمی بھوک کمزوری مثانہ۔ یرقان۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار یا پرانی کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو۔ تو اس کے لئے عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہوگا۔

عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے۔ ماہواری کی خرابی قلت خون اور درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ عہ مکمل خوراک سے علاوہ محصولڈاک دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب فرمائیں

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان۔ پنجاب

بے اولاد

ماں باپ دونوں روتے ہیں

اس لئے کہ وہ اولاد کے لئے ہزاروں کوششیں کرتے ہیں فقیروں سنیاسیوں اور ڈاکٹروں کے علاج سے تھک جاتے ہیں۔ دعائیں مانگتے مانگتے منہ تھک جاتے ہیں۔ مگر اولاد سے محروم ایسے مایوسوں کو اب خوش ہو جانا چاہئے کہ ان کی گودوں کو اولاد سے نہال کرنے والی ایک جادو اثر دوا ایجاد ہو گئی ہے۔ جو کئی ہزار مایوسوں کو اولاد کی خوشی دکھا چکی ہے۔ یہ دوا جادو کی طرح اثر کرتی ہے تیر کیطرح لگتی ہے۔ عورت کو کھلائی جاتی ہے۔ برد سے سات دن کا پرہیز رہتا ہے۔ آٹھویں دن مرد ... جانے سے حمل قرار پا جاتا ہے۔ اور نو مہینہ تک عورت کے پیٹ میں بچہ کی پرورش تندرست حالت میں ہوتی رہتی ہے ٹھیک میعاد کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس دوا سے آٹھ آٹھ دس دس برس کی اولاد کی تمنا کی گودیں نہال ہو چکی ہیں۔ آزمائش لازمی ہے قیمت پوری سات خوراک شیشی ساڑھے تین روپے محصولڈاک علاوہ۔ پتہ لیڈی ڈاکٹر اکسیری دواخانہ کوچہ چیلان دہلی۔

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانیٔ دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پرورش اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامت کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ ہذا اعالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الحلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھنؤ ۱۹ر اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں متفقہ طور پر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت فیڈریشن کے قیام کی مخالفت کی گئی۔ اس کے بعد مختلف قراردادیں پاس کی گئیں پہلی قرارداد میں لوکل باڈیز میں مشترکہ طریق انتخاب کی مخالفت کی گئی۔ دوسری قرارداد اردو زبان کے متعلق تھی بعد ازاں اس مطلب کی ایک قرارداد پاس کی گئی۔ کہ بلوچستان میں موجودہ مطلق العنان طرز حکومت کی جگہ جمہوری حکومت قائم کی جائے۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور ہوئی۔ جس میں کارخانوں کے کارکنوں اور دوسرے مزدوروں کے لئے کام کرنے کے گھنٹے اور کم از کم اجرت مقرر کی گئی۔ اجلاس کے خاتمہ پر صاحب صدر نے اعلان کیا۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ خاص اجلاس لاہور میں ہوگا

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ ایران اور افغانستان کی حکومتوں نے اپنے سفراء مقیم لنڈن کو ایک ہدایت نامہ بھیجا ہے۔ جس میں ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تقسیم فلسطین کے خلاف حکومت برطانیہ کے پاس احتجاج کریں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ معاہدہ سادہ آباد پر دستخط کرنے والی سلطنتوں نے نمائندہ عراق کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ انجمن اقوام کی مجلس انتداب میں افغانستان۔ ایران۔ ترکی اور عراق کی جانب سے تقسیم فلسطین کے خلاف پروٹسٹ کرے۔

پشاور ۱۹ر اکتوبر۔ کل قصہ خوانی بازار میں آتشزدگی سے متعدد دکانیں اور افغان ریسٹورنٹ کی عمارتیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ فائر بریگیڈ نے شدید مساعی کے بعد آگ پر قابو پایا اطلاع پاکر وزیر مالیات بھی موقعہ پر پہنچ گئے۔

امرتسر ۱۸ر اکتوبر۔ معاصر "انقلاب" ۲۰ر اکتوبر لکھتا ہے۔ کہ مسلمانان امرتسر احرار کی مسلم کش پالیسی کے خلاف اظہار نفرت و حقارت کر رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مسلم لیگ کے کارکنوں کے خلاف ابھی سے پراپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ بٹالہ احرار کانفرنس کے لئے امرتسر سے احراریوں کو کوئی مالی امداد نہیں مل سکی

کراچی ۱۸ر اکتوبر۔ سندھ ہندو مہاسبھا کانفرنس چند قراردادیں منظور کرنے کے بعد گذشتہ شب ختم ہو گئی قراردادوں میں آل انڈیا فیڈریشن کے قیام کا خیر مقدم کیا گیا۔ کمیونل ایوارڈ میں ہندوؤں کی نمائندگی کو بڑھانے کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز سندھ گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ ہندوؤں کو ملازمتوں میں ۵۰ فیصدی نیابت دی جائے۔

لنڈن ۱۸ر اکتوبر۔ شنگھائی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ شنگھائی میں چینی پناہ گزین عورتوں کے جو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں اکثر کو اخبار کے کاغذوں میں لپیٹا جاتا ہے اکثر مائیں اپنے نوزائیدہ بچوں کو بے کسی کی حالت میں دریاؤں میں بہا دیتی ہیں۔ یا انہیں سڑکوں میں کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں پر پھینک دیتی ہیں۔

لنڈن ۱۸ر اکتوبر۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم اوٹاوہ لکھتا ہے کہ دنیا میں اخباری کاغذ بنانے والے سب سے بڑے کارخانہ یعنی کینیڈین انٹرنیشنل پیپر کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ اس کے تمام کارخانوں میں کام کے اوقات ہفتہ میں چھ دن کی بجائے پانچ دن کے ہونگے۔ اس اقدام سے کمپنی کی غرض اخباری کاغذ کو گراں کرنا ہے

لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ آنریبل چوہدری سر چھوٹو رام نے جناح سکندر میثاق کے متعلق یونینسٹ پارٹی کے مخالفوں کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے ایک طویل مضمون میں لکھا ہے کہ مسلم لیگ سے میثاق کے بعد یونینسٹ پارٹی کو جو مزید تقویت حاصل ہوئی ہے یونینسٹ کے مخالفین اس سے بوکھلا گئے ہیں۔ اور اس بوکھلاہٹ میں انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ یونینسٹ پارٹی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل خلاف واقعہ اور غلط باتیں ہیں

شنگھائی ۱۹ر اکتوبر۔ گذشتہ شب چینی ہوائی جہازوں نے ۷ مرتبہ شنگھائی پر حملہ کیا۔ جاپانیوں نے مشین گنوں سے ان پر حملے کئے۔ ایک جاپانی جہاز پر جو بم پھینکے گئے۔ ان سے بین الاقوامی خطہ کے جاپانی حصہ میں ایک بھاری آگ لگ گئی۔

بیت المقدس ۱۸ر اکتوبر۔ فلسطین کے مختلف حصوں سے برطانوی لوگوں اور یہودیوں پر حملوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن مجموعی طور پر صورت حالات پرسکون بیان کی جاتی تھی۔ گذشتہ شب بیت المقدس میں چند فائر کئے گئے۔ لیدا میں جہاں ہوائی مستقر کی عمارتیں جلا دی گئی ہیں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے فلسطین کے ملحقہ ممالک کے عرب فرمانرواؤں نے برطانی اور فلسطینی حکومتوں کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں جلا وطن عرب رہنماؤں کی واپسی کے سلسلہ میں اپنی مصالحانہ مساعی کو پیش کیا گیا ہے۔ اور لکھا گیا ہے کہ نئے فلسطینی کمیشن کی آمد کے سلسلہ میں فلسطین میں ان رہنماؤں کی موجودگی ضروری ہے۔

لکھنؤ ۱۸ر اکتوبر۔ مسلمانان ہند کے باہم اتحاد نے احراری حلقوں میں جن کا وطیرہ ان میں انشقاق پیدا کرکے اپنا الو سیدھا کرنا ہے صف ماتم بچھا دی ہے۔ چنانچہ کل یو پی کی احرار پارٹی نے ایک جلسہ منعقد کرکے فیصلہ کیا۔ کہ احرار پارٹی کا کوئی ممبر مسلم لیگ کا ممبر نہیں رہ سکتا۔ وہ صرف کانگرس یعنی ہندوؤں سے اتحاد قائم کرے گی۔

امرتسر ۱۸ر اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۹ پائی سے ۳ روپے ۶ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۳ پائی تک۔ کھانڈ دیسی ۸ روپے سے ۹ روپے ۸ آنے تک کپاس ۴ روپے ۱۵ آنے روئی ۱۲ روپے ۲ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے

لنڈن ۱۸ر اکتوبر۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار متعین روما لکھتا ہے کہ حکومت اٹلی نے حبشہ میں جدید طرز کی سڑکیں بنانے کے لئے تین کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کا تخمینہ منظور کیا ہے۔ اس ضمن میں سرکاری حکم جاری کر دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۱۸ر اکتوبر۔ بجنور کے ضمنی انتخابات کے لئے جس میں کانگرس اور مسلم لیگ کا مقابلہ ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں پانچ ہزار روپیہ سے زائد رقم جمع کی گئی۔ پانصد روپیہ مسٹر جناح نے اور پانصد راجہ صاحب محمود آباد نے دئے۔

لکھنؤ ۱۸ر اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے کھلے اجلاس میں اقتصادی اصلاح کا ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے راجہ صاحب محمود آباد نے کہا۔ میں اس وقت راجہ نہیں بلکہ محض امیر احمد خان کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ تعلقہ داروں کو عام لوگوں کی اقتصادی تباہ حالی کی کوئی پروا نہیں۔ لیکن واضح رہے کہ مسلمان تعلقہ دار پہلے مزارع ہے اور بعد میں تعلقہ دار۔ اگر دولتمند ذرا غور و فکر سے کام لیں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ اگرچہ سوشلزم میں بعض نقائص ہیں۔ لیکن ان نقائص کو دور کرنے کے بعد جو باقی رہ جاتا ہے۔ وہ اسلام کی تعلیم ہے

کراچی ۱۸ر اکتوبر۔ وزیر اعظم سندھ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے مسٹر جناح کو تار دیا ہے کہ "سندھ کے مسلمان بھی مسلم لیگ کے ساتھ ہیں"

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی